سالانہ قیمت ۳/۸ (تین روپیہ آٹھ آنہ)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔اے ایڈیٹر
(دیو منزل وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب
ایم۔اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر
بنام مینجر صاحب ہونا چاہیے
اور مضامین و اشتہارات
وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹر
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۲۴۔ نومبر ۱۹۲۲ء | نمبر ۴۷

غزل

در صنعتِ مراجعہ
از قلم حشمت شملوی

گفتم کہ روئے خوبت از من چرا نہاں است
گفتا تو خود حجابی ورنہ رُخم عیاں است

گفتم کہ از کہ پرسم یارب نشانِ کویت
گفتا نشان چہ پرسی آن کوی بے نشان است

گفتم مرا غمِ تو خوشتر ز شادمانی ست
گفتا کہ در رہِ عشق غم مژدِ شادمان است

گفتم کہ سوخت جانم از آتشِ نہانم
گفت آنکہ سوخت او را کے نالہ و فغان است

گفتم کہ حاجتے ہست گفتا بخواہ از ما
گفتم کہ غم بیفزا گفتا کہ رائیگان است

گفتم ز حشمتِ خود بپذیر ہر چہ دارد
گفتا نگاہدارش غم خانۂ تو جان است

نظم

جب میں مُنجّی سے ہو گیا گمرہ
آس مجھ کو رہی نہ کچھ امید
بخت بیدار ایک شب جو ہوا
فعل کرنے لگا اپنے میں دلخواہ
چھپ گیا نجات کا خورشید
خوابِ راحت میں دیا مجھ کو سلا
حیرت افزا یہ میں نے دیکھا خواب
مر گیا ہوں یہ میں نے خود دیکھا
اتنے میں بولا اک فرشتہ سا
ایک بولا کہ ایسا نہ کیجے
اُس کے کہتے ہی اک آواز سنی
پھٹ گیا آسمان نشان ہیں
خلق یکلخت بے شمار اُٹھی
بیچ میں خلق کے اِک تخت
اُس پر اک مردِ نورانی
لباس اُس کا تھا خون آلود
اور پوشاک پر ستارے تھے
دکھا کے بتوں کو سامنے حمام
عرض میں نے کیا کہ اے شاہا!
اس نے شفقت سے پھر کہا مجھ کو
تیری خاطر مُوا تھا میں جب ہی
پھر تو منحرف ہو گیا مجھ سے
میری فکروں کا ملا خوب جواب
اور یا لرش پہ ایک مجمع سا
اُٹھاؤ جلدی کہ دیں ہم اسکو جلا
اِس کو مٹی میں دفن کر دیجے
مجمع بولا کہ آہ بچی وہ تڑپی
ایک دم میں نظر نہ آیا کہیں
دوسری بار جب بچی وہ تڑپی
پھر نمودار ہوا یکلخت
نُور تھا وہ شکلِ انسانی
سوراخ ہاتھوں میں اُسکے تھے موجُو
آگ کے سے شرارے تھے
دیا یہ حکم جا کے نہاؤ تمام
نہ جلایا تجھے نہ دفن کیا
میں نے کیا چھڑایا نہیں تجھ کو
موت ابدی سے تو بچا تب ہی
کتنی بیماری نہا ہوئی تجھ سے

چین لینے دیا نہ پھر تجھکو
فکر تیرا لگا تھا سب مجھکو

اب دُعا تیری مُستجاب ہوئی
مغفرت تیری جو شتاب ہوئی

تُو بھی جا اب پاک ہوکے آ۔
ساتھ اَوروں کے صاف ہوکے آ

ہائے افسوس جب ہُوا میں رواں
خواب کا پھر نہ پایا نشاں

ہاتھ مل کے لگا میں یُوں کہنے
اور آنسوں مرے لگے بہنے

میں تو سمجھا تھا ہو چُکی دُنیا
مجھکو دُنیا میں پھر نہیں رہنا

وائے حسرت وہ خواب تھا ہمدم
بخت خفتہ نے پھر جگا دیا اک دم

یا مسیحا وہ دن ہو جلد نصیب۔
تیرا آخگہ ہوجائے تیرے قریب

پرسبٹیرین کلیسیا ہند

شمالی ہند سنڈ کا اجلاس

از بدھ دسمبر ۲۸ تا دسمبر ۳۰ ۱۹۲۲ء

ناظرین! ابھی فی الحال لفظ "پرسبٹیرین" سے تو ہمارا پیچھا نہیں چھوٹا۔ پر اس کو دور کرنے کی فکر میں ہم لوگ لگے ہوئے ہیں۔ اس حال کی کمزوری کو تو فی الحال نظرانداز کر دیجئے اور اس جلسہ کے متعلق جو دو چار باتیں پیش ہیں سو انہیں یاد رکھئے۔

اول۔ سنڈ کا اجلاس شہر سہارنپور وہادیاں کی عبادت گاہ میں بروز بدھ صبح ۱۱ بجے ۲۸ دسمبر کو فراہم ہوگا +

دوم۔ رہائش کے متعلق پادری بی۔ بی رائے صاحب سہارنپور کو خبر دیجئے۔

سوم۔ کھانے پینے کا یہ انتظام ہوگا کہ ایک بازار لگیگا۔ جس میں ہر طرح کا کھانا سستا اور بافراط ملیگا۔

چہارم۔ سنڈ کی کارروائی کی ترتیب یہ ہوگی۔

(۱) موڈریٹر پادری پی۔ سی۔ اُپل صاحب کا وعظ اور افتتاحی عبادت۔

(۲) نئے موڈریٹر صاحب کا انتخاب۔

(۳) گذشتہ سنڈ کے اجلاس کی روئداد۔ اوقات اجلاس کا مقرر کیا جانا۔

۴۔ ذیل کی کمیٹیوں کا مقرر کیا جانا۔ حساب کتاب کی جانچ پڑتال۔ سفرخرچ۔ کاغذات اور اپلیں۔ یادِ مرحومان۔ پرسبٹریوں کی کتابوں کی جانچ۔

۵ پچھلی روئداد کے مطابق ذیل کی باتوں پر لحاظ:۔

(الف) نئی گیت کی کتاب کے متعلق کمیٹی کی رپورٹ

(ب) مقررشدہ کمشن کی رپورٹ دربارہ الحاق مابین کلیسیا اور مشن۔

(ج) قواعد و قوانین کی کتاب کا ترجمہ۔

(د) رپورٹ دربارہ شرکا سنڈ جو گذشتہ اجلاس میں غیر حاضر تھے۔

۶۔ میر محرر کی رپورٹ دربارہ اُس کارروائی کے جو پچھلے دو سالوں میں کی گئی۔

۷۔ مستقل کمیٹیوں کی رپورٹ:۔

(الف) خیرات۔ پادری پی سی اپل۔

(ب) پرہیزگاری ڈاکٹر جے۔ ایچ۔ آربن۔

(ج) نوجوانوں کی تعلیم۔

(د) بشارت۔ پادری اے۔ بی میگاڈ۔

(ہ) سنڈ کے اجلاس کے فراہم کرنے کا انتظام۔ میر محرر۔

۸۔ سنڈ کا غور ذیل کے امورات پر:۔

(الف) پرسبٹری کے میر محرر اپنی اپنی پرسبٹری کے متعلق کس طرح خدمت انجام دیا کریں۔

(ب) ودسالہ کلیسیائی شمار کا نقشہ۔

۹۔ جنرل اسمبلی کے فیصل شدہ امورات پر غور و فکر۔

(الف) غیر ممالک میں بشارتی خدمت۔

(ب) کمیٹیوں کی ترتیب۔

۱۰۔ سیالکوٹ پرسبٹری اور فرخ آباد پرسبٹری کے پیش کردہ مضامین پر غور۔

(الف) سالانہ دُعا کا نقشہ

(ب) سنڈے اسکول کے پرچے۔

(ج) کلیسیائی انجمنوں کے رائے دینے کے متعلق ایک سوال۔

۱۱۔ مضمون۔ پاسبان کا تعلق سیشن اور کلیسیا سے۔ از پادری سکھ لعل صاحب اور قسیس کے پی گنگول

۱۲ مضمون۔ کس قسم کے منادوں کی آجکل کلیسیا کو ضرورت ہے۔ از پادری اے رلارام۔

۱۳ مضمون۔ شمالی ہند میں متحدہ کلیسیا کے امکانات از پادری اے ٹھاکر داس صاحب۔

۱۴ مضمون۔ قومیت اور مسیحیت۔ از پادری بی۔ بی رائے صاحب۔

۱۵۔ خزانے کی رپورٹ۔ از مسٹر جے ڈانیل۔

۱۶۔ سبت اسکول اور بچوں کے درمیان خدمت از پادری بھگاری لعل۔

۱۷۔ کوئی اور کام۔

۱۸۔ سنڈ کا اگلا اجلاس جگہ اور وقت

۱۹۔ برخاستگی۔

پنجم۔ براہ نوازش کم از کم دس روز پیشتر پادری بی۔ بی رائے صاحب کو خبر دے دیجئے۔



نور افشان

مطبوعہ ۲۴ نومبر ۱۹۲۲ء

یسوع مسیح اپنے آپکو نہیں بچا سکتا

یسوع مسیح کی زندگی کا طرزِ عمل صلیب سے بچنے کا نہ تھا

وہ ابتدا سے اپنے دوستوں اور دشمنوں کو جانتا تھا۔ وہ یہوداہ اسکریوطی کو اور فقیہوں اور فریسیوں کی تمام کمینی اور مکروہ کارروائیوں سے واقف تھا۔ آسے ملک کنعان میں قیصر روم اور اُس کے نائبوں کے مظالم کا علم تھا وہ اپنی زندگی میں بار بار منادی کرتا آیا کہ "ابن آدم آدمیوں کے ہاتھ میں حوالے کیا جائیگا اور وہ اُسے قتل کرینگے"۔ اُس نے اس بات کو جانتے بوجھتے اپنے بچاؤ کی کوئی فکر نہ کی۔ وہ اپنے ملک و قوم سے مفرور ہوکر کسی دوسری جگہ دوسرے صوبہ میں دوسرے ملک میں نہ بھاگا۔ اُس نے ان باتوں کو جانتے ہوئے کبھی اپنا بچاؤ نہ کیا نہ کوئی غار کھودی کہ خطرے کے وقت وہاں آپ کو چھپا لے۔ شاید کوئی کہے کہ اُسے یقین نہ تھا کہ اُس پر ایسا حادثہ گذریگا۔ پر ہم کہتے ہیں انجیل ہی اس کے خلاف شہادت ملتی ہے۔ اس کے سوا جب اس کو اپنی صلیبی موت سے مرنے کا پختہ یقین ہوگیا تب بھی اس نے اپنے بچاؤ کے لئے کچھ نہیں کیا۔ اس کے خلاف گتسمنی کے باغ میں جاکر دعا میں وقت گذار دیا۔

جب اُس کے مخالف اُسے پکڑنے آئے تو نہ صرف اُس نے خود حفاظتی کے لئے کوئی مزاحمت نہ کی بلکہ جو مزاحمت کرنے پر تیار ہوئے تھے اُن کو بھی مزاحمت کرنے سے روک دیا۔

اس کے سوا جب اُس کے مخالف پکڑ کر اُسے دینی عدالت میں لے گئے اُس وقت بھی اُس نے اپنے بچاؤ کے لئے کچھ نہ کیا۔

مزید براں جب اُسے پلاطوس کی کچہری میں لے گئے اور اُس کے مقدمہ کی تحقیقات شروع ہوئی تو یہ وقت تھا کہ یسوع مسیح خود حفاظتی میں اپنا تمام زور لگا دیتا۔ خصوصاً جب اُس نے پلاطوس کو اپنا طرفدار دیکھا تھا تو وہ حاکم کے ساتھ ملکر اپنا بچاؤ کر لیتا۔ مگر افسوس یہاں بھی ہماری امید پوری نہیں ہوتی۔ یسوع مسیح نہ صرف اپنا بچاؤ نہیں کرتا بلکہ پلاطوس کو ایسی بات کہتا ہو کہ جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پلاطوس کو یسوع مسیح کو مصلوب کرنے کا اختیار گویا خدا سے ملا ہوا تھا۔

اس کے سوا جب پلاطوس نے یسوع مسیح کو صلیب دینے کا حکم لگا دیا تھا تو یسوع مسیح کو اپنے بچاؤ کے لئے روم میں اپیل کرنے کا اختیار تھا۔ مگر اُس نے اپیل کی بھی پرواہ نہیں کی۔ بلکہ اُس نے صلیب چڑھنا منظور کرلیا۔ پر آپ کو بچانا منظور نہ کیا۔ اسکی زندگی کا تمام طرز عمل اپنے آپ کو نہ بچانے کا تھا۔ پھر جب وہ صلیب دیا جا چکا تو وہ اُس وقت کیسے اپنے آپ کو بچاتا؟ مخالف بالکل سچ کہتے ہیں کہ "وہ اپنے تئیں نہیں بچا سکتا"۔

(۱) عجیب معاملہ یہ ہو کہ وہ بیگناہ ہوکر آپ کو نہ بچا سکا

اُس نے اپنی بے گناہی کا اظہار کیا۔ پلاطوس نے اُس کی بے گناہی کا اظہار کیا۔ اُس کی پاک زندگی کا حق تھا کہ وہ ہمیشہ بچی رہے۔ اُس نے اپنے بے قصور ہونے کا بھی فائدہ نہ اُٹھایا وہ صلیب پر چڑھایا گیا۔ وہ صلیب پر سے آپ کو بچا نہ سکا۔

ہر زمانہ کی سرکار کا فرض کل ہے۔ کہ وہ اپنی تمام قوت وطاقت کے ساتھ بے قصور کو بچائے اور قصور وار کو سزا دیوے۔ یسوع مسیح کی بابت بلاشک یہ عجیب معاملہ تھا کہ وہ آپ کو بچا نہ سکا۔ مگر پلاطوس کی گورنمنٹ اس سے بھی عجیب تر تھی کہ وہ یسوع مسیح کو بے گناہ اور بے قصور جانتی اور مانتی ہوئی تمام قوت وطاقت رکھتی ہوئی اُسے بچا نہ سکی۔ یہ ایک حیرت انگیز حقیقت ہی اور بالکل برہنہ حقیقت ہو کہ اگر یسوع مسیح قوت وطاقت رکھتا ہوا آپکو صلیب پر بچا نہ سکا تو گورنمنٹ بھی اُسے بچانے میں قاصر و لاچار ہوگئی تھی وہ بھی اسے بچا نہ سکی۔ (باقی دارد)

ہمیں کیسا یسوع مسیح درکار ہی؟

نور افشان کے دو نمبروں یعنے ۲۷ اکتوبر اور ۱۰ نومبر کے نمبروں میں ایک مضمون شائع ہوا جس کا عنوان یہ تھا کہ "ہمیں ایشیائی یسوع درکار ہے"۔ میں سرخی کو دیکھ کر حیران ہوا لیکن یہ خیال کیا کہ یہ کسی غیر مسیحی کا دعویٰ ہوگا کہ لکھنے والا اس کو غلط ثابت کریگا اور حق کا صاف بیان کریگا۔ لیکن جب مضمون کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ غرض اور طرح کی ہے۔ راقم اس بات کا معتقد ہے کہ سچ مچ ہمیں یعنے قوم ہند کو ایشیائی یسوع مسیح کی ضرورت ہے اور وہ ناظرین نور افشان کو بھی اسی عقیدہ کا معتقد بنانا چاہتا ہے۔ دسویں نومبر کے پرچہ میں مضمون بہتر صورت میں بیان کیا جاتا ہے اور ایسی بہت باتیں پیش کی جاتی ہیں جو صحیح و درست ہیں تو بھی راقم اِن باتوں سے اپنے پہلے نمبر کے مضموں کو گویا چھپا دیتا۔ اور اپنے پہلے دعوے پہ قائم رہ کر وہی عنوان لکھتا اور مضمون کو ختم کرکے پھر یہی بات ہمارے ذہن نشین کرتا ہے کہ "پس ہند میں تمدن اور حفظ امن کے بجائے ہمیں ایشیائی یسوع مسیح اور اُسکی مسیحیت کی سخت ضرورت ہے"۔

پس بڑے ادب اور عاجزی کے ساتھ راقم سے عرض کرتا ہوں کہ آپ کا یہ دعوے مجھے بہت غلط معلوم ہوتا ہو۔ اس لئے مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنے چند خیالات آپ کی خدمت میں پیش کردوں۔ آپ کے اس دعوی

کے مقابلہ میں میں یہ سوال کرتا ہوں کہ ہمیں یعنے ہم سب کو خواہ ایشیائی ہوں یا یورپی کیا یسوع مسیح درکار ہے؟

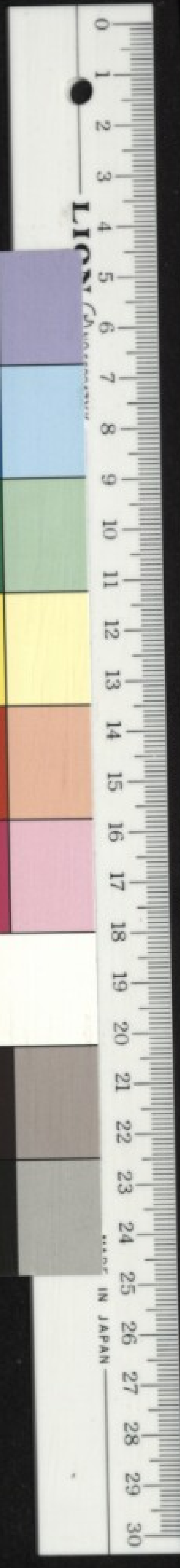
(۱) اس کے جواب میں پہلے یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ ہمیں خدا کا مسیح درکار ہے۔ ہمیں ایسے مسیح کی ضرورت نہیں جسے آدمیوں نے خواہ کیسے عالم اور نیک کیوں نہ ہوں گھڑ لیا ہو بلکہ ہم کو اُس مسیح کی ضرورت ہے جسے خدا نے مقرر کیا اور اپنی بڑی مہربانی سے ہمیں بخشا۔ تاکہ ہمارا اُستاد اور نبی اور بادشاہ ہو۔ "میں نے اپنے بادشاہ کو کوہِ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہے۔ تو میرا بیٹا ہے آج تو مجھ سے پیدا ہوا۔" زبور ۲ آیت ۶ و ۷ کوئی شخص اپنے آپ ایسا عہدہ اختیار نہیں کر سکتا اور نہ کوئی انسان اُسے مقرر کر سکتا ہو بلکہ خدا نے خود اپنے مسیح کو گنہگاروں کا منجی مقرر کیا پس ہم ایشیائی یا یورپی مسیح نہ ڈھونڈیں۔ کیونکہ خدا نے ہم کو ہمیں اپنا مسیح بخشا اور ہماری نجات کا کام اُس کے سپرد کیا جب ہمارا خداوند دنیا میں آیا تو یہودی ایک یہودی مسیح کی بڑی انتظاری کر رہے تھے اور اُس کی راہ دیکھتے تھے لیکن اُن کا یہ خیال مسیح کے بارے میں غلط تھا اس لئے جب وہ ظاہر ہوا تو اُنہوں نے اُسے نہیں پہچانا۔ "وہ اپنوں کے پاس آیا اور اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا" ہم یہودیوں کی اِس غلطی میں نہ پڑیں اور ایک ایسے مسیح کو نہ ڈھونڈیں جو ہماری ناقص عقل کے خیالوں اور ہمارے ملکی حالات کے موافق ہو۔ بہتر یہ ہے کہ اپنے خیالوں کو ترک کریں اور اُس مسیح کو قبول کریں جسے خداوند نے مقرر کیا اور اس انجیل کو مانیں جو یہودیوں کے لئے ٹھوکر کا باعث اور یونانیوں کے نزدیک بیوقوفی تھی لیکن مسیح سچ مچ خدا کی قدرت ہے ہمیں انسان کے بنائے ہوئے مسیح نہیں بلکہ خدا کے مقرر کئے ہوئے مسیح کی ضرورت ہے۔

(۲) ہمیں حقیقی مسیح درکار ہو نہ خیالی یا آئیڈیل مسیح۔ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں ایشیائی مسیح درکار ہے تو فوراً یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ مسیح کچھ حقیقت نہیں رکھتا بلکہ محض ایک خیال یا آئیڈیا ہے۔ کہیں بائبل میں ایسے مسیح کا کچھ ذکر نہیں۔ نہ اناجیل میں رسول خطوط میں۔ نہ کبھی زمین پر یورپی یا ایشیائی مسیح ظاہر ہوا اور نہ وہ مسیح جو آسمان پر خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے ایشیائی یا یورپی مسیح کہلا سکتا ہے۔ خدا کا مسیح البتہ ایشیا کے ایک چھوٹے علاقہ میں پیدا ہوا۔ لیکن وہ ایشیائی نہ تھا اور نہ اب ہے بس ایشیائی یا یورپی مسیح کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ ایسا کوئی مسیح آج نہیں۔ البتہ بعض لوگوں نے ایسے مسیح کا قیاس کیا مثلاً برہمو سماج کے ایک واعظ بنام پرتاپ چندر موزمدار نے ایک کتاب بنام "اوریئنٹل کرائسٹ یعنے مشرقی مسیح" تصنیف کی۔ اور آجکل یورپ اور امریکہ میں بھی بعض لوگ ایک آئیڈیل یا خیالی مسیح کو پیش کرتے ہیں۔ لیکن ایسے مسیح سے ہم کو کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ شاید ممکن ہے کہ ہمارے لئے نمونہ بنے لیکن وہ نجات نہیں دے سکتا۔ ہم کو ایک حقیقی مسیح کی ضرورت ہے۔ یعنے اُس مسیح کی ضرورت ہے جس کی تواریخ پاک اناجیل میں لکھی گئی۔ جو دنیا میں آکر مجسم ہوا۔ تینتیس ۳۳ سال تک آدمیوں کے درمیان رہا۔ اور ہماری خدمت کرتا رہا اور جس نے صلیب پر اپنی جان فدیہ میں دے دی۔ جو مُردوں میں سے جی اُٹھا اور اپنے شاگردوں پر چالیس روز تک ظاہر ہوتا رہا اس کے بعد آسمان پر اُٹھایا گیا اور خدا کے دہنے ہاتھ جا بیٹھا ہمیں اس تواریخی یا "ہسٹاریکل" مسیح کی ضرورت ہے اور ہمیں زندہ مسیح یا "لونگ کرائسٹ" کی بھی ضرورت ہے یعنے اُس مسیح کی جو اب ہمارے لئے زندہ ہے۔ آسمان پر ہماری سفارش کرتا ہے۔ ہمارے ساتھ ساتھ رہتا ہے ہمیں طاقت بخشتا ہو۔ مصیبت کے وقت ہمیں تسلی دیتا ہے اور ہر طرح کے خطروں سے ہمیں بچاتا ہے۔ خدا کا شکر ہو کہ اُس نے ایسا مسیح ہم کو بخشا ہے۔ ضرور نہیں کہ ہم اُسے ڈھونڈیں یا اپنے دل میں یہ کہیں کہ آسمان پر کون چڑھیگا یا گہراؤ میں کون اُتریگا کلام تیرے نزدیک بلکہ تیرے منہ اور تیرے دل میں ہے۔ یہ وہی ایمان کا کلام ہے جس کی ہم منادی کرتے ہیں کہ اگر تو اپنی زبان سے یسوع کے خدا ہونے کا اقرار کرے۔ اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جلایا تو نجات پائیگا"۔

(۳) ہم کو عالمگیر مسیح درکار ہے قومی مسیح درکار نہیں۔

آجکل ہندوستان میں قومی جوش بہت ہے۔ ہندوستان کے لوگ اپنے ملک کے لئے فکر کرنے اور اُسے پیار کرنے لگے وہ اپنے آپ کو ایک قوم تصور کرتے اور یہ چاہتے ہیں کہ وہ دنیا کی ایک مشہور اور لائق قوم بنیں۔ کاشکہ اُن کی یہ امید جلد پوری ہو۔ میں اِس جوش کے خلاف ایک لفظ بھی لکھنا نہیں چاہتا۔ بلکہ اُس کے لئے خدا کا شکر کرتا ہوں لیکن جب لوگ قومی جوش میں زیادتی کرتے ہیں تو وہ جوش خطرہ اور نقصان کا باعث ہوتا ہے اور آجکل دنیا کے بہت لوگ اسی خطرہ میں پڑے ہیں۔ وہ ساری چیزوں کو قومی بنانا چاہتے اور دوسری قوموں کے حقوق کا لحاظ نہیں کرتے۔ ترک لوگ یہی کر رہے ہیں۔ جو مسیحی مدت سے اُن کے علاقوں میں آباد ہیں۔ بلکہ اُن کے آنے سے پیشتر اُن کے علاقوں کے باشندہ تھے اُن سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک سے نکل جاؤ۔ یہاں مسیحیوں کے لئے جگہ نہیں۔ ہم اِس ملک کو خاص کر ترکوں کا ملک بنانا چاہتے ہیں۔ سچ مچ قومی جوش نے ان کو دیوانہ کر دیا اور ہندوستان میں بھی بعض لوگ قومی جوش میں زیادتی کرتے ہیں اور نہ صرف لباس و رسم و رسوم اور ظاہری طریق و اطوار بلکہ مذہب کو بھی ایشیائی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس تعجب کی بات نہیں کہ بعضوں نے یہ بھی کہنا شروع کیا کہ ہمیں "ایشیائی یسوع مسیح درکار ہے"۔

لیکن یسوع مسیح کسی ایک قوم کا نہیں بلکہ وہ کل اقوام اور ساری دنیا کا ہے۔ جب وہ یہودیہ ملک میں پیدا ہوا اُس وقت وہاں پر یہودیوں میں قومی جوش بہت تھا۔ آجکل کے قومی جوش سے زیادہ۔ لیکن ہمارا خداوند اس



جوش سے بالکل محفوظ رہا۔ وہ یہودیوں کی طرح قومی جوش میں غرق نہیں ہوا کیونکہ اس میں اس سے اعلیٰ قسم کا جوش تھا اور اُس نے اس جوش کا اس طرح اظہار کیا۔ کہ میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں اور اُس کا کام پورا کروں" اور وہ کام یہ تھا کہ کل دنیا کو نجات دے۔ وہ اس لئے نہیں آیا کہ یہودی قوم کو بحال کر کے اُسے بلندی اور اقبالمندی بخشے وہ یہودیوں کی بادشاہت قائم کرنے کو نہیں بلکہ خدا کی بادشاہت قائم کرنے کے لئے آیا۔ اس کا یہ جوش دیکھ کر لوگ کہنے لگے کہ خدا کے گھر کی غیرت نے اُسے کھا لیا۔ یہودیوں نے اُسے اپنا قومی لیڈر بنانے کی کوشش کی۔ لیکن اس نے قومی لیڈر ہونے کا بالکل انکار کیا وہ نیشنلسٹ نہیں بنا کیونکہ اگر وہ یہودیوں کا قومی لیڈر بن جاتا تو تمام عالمگیر اور عام مسیح نہ ٹھہرتا۔ پس آجکل بھی کوئی اُسے ایشیائی یا یورپی مسیح بنانے یا ٹھہرانے کی کوشش نہ کرے۔ وہ سب قوموں کا ہے اور ہر ایک قوم کی ضرورتوں کو رفع کر سکتا اور اُن کی امیدوں کو پورا کر سکتا ہے۔ وہ کامل انسان ہے اور کامل خدا بھی ہے "باپ کو پسند آیا کہ ساری معموری اُس میں سکونت کرے۔ وہ کسی ایک قوم کا نہیں بلکہ ساری قوموں کا ہے اور ہر ایک قوم اُس میں حصہ و بخرہ پا سکتی ہے۔ لیکن اس سے وہ اس قوم ہی کا نہیں بنتا۔ بلکہ عام اور عالمگیر مسیح رہتا ہے۔ پس ہم اُسے کسی قوم کا لباس نہ پہنائیں اور اُسے ایشیائی یا یورپی مسیح نہ کہیں۔ بلکہ اُسے کل دنیا کا مسیح سمجھیں۔

(۴) ہمیں پورا مسیح اور کل مسیح درکار ہے۔ آدھا اور جزوی مسیح ہمیں درکار نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کا یہ ارادہ نہ تھا۔ کہ مسیح کو حصوں میں تقسیم کریں یا ایک کی بجائے دو یا تین مسیح قائم کریں۔ آپ صاف کہتے ہیں کہ شخصیت میں وہ ایک ہے۔ لیکن جب آپ ان الفاظ کو استعمال کرتے ہیں کہ "ہمیں ایشیائی مسیح درکار ہے اور ہمیں یورپی مسیح۔ اور اُس کی یورپی مسیحیت سے ہرگز وہ فایدہ نہیں اُٹھا سکتے جو یورپی اقوام کے افراد اُٹھا رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں ایشیائی مسیح کی تلاش کرنی چاہیے" تو آپ خود مسیح کی شخصیت میں خلل اور جدائی ڈالتے ہیں۔ اور یہ ایک نہایت مضر اور خطرناک خیال ہے۔ قدیم زمانوں میں نسطوری بدعت اس طرح سے پیدا ہوئی۔ نسطوریس نے پہلے بڑے زور سے مسیح کی شخصیت میں جدائی پیدا کرنے کا انکار کیا تو بھی آخرکار اس کی تعلیم سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ مسیح میں دو شخص مانے گئے اور آپ کے ان الفاظ کے استعمال کرنے سے بھی یہی نتیجہ نکلیگا۔ چند ہندوستانی بھائی اس مضمون کی سُرخی کو پڑھ کر فوراً کہنے لگے کہ یہ سُرخی ٹھیک نہیں کیونکہ اس میں غلط خیال ملفوف ہیں۔ اور یہ بالکل سچ بھی ہے کیونکہ ان الفاظ کا صاف مطلب یہ ہے کہ ایشیائی مسیح کچھ ہے اور یورپی مسیح اور کچھ اور یوں چین کا افریقہ کا اور امریکہ کا بھی کوئی نہ کوئی مسیح ہونا چاہیے۔ تو کیا مسیح بٹ نہیں گیا؟ اور اُس کی شخصیت میں پھوٹ پڑنے کا اندیشہ نہیں پس ایسے الفاظ استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

علاوہ بریں ہر ایک قوم اور ہر ایک فرد بشر کو پورے مسیح کی ضرورت ہے۔ آدھا مسیح کسی کے لئے کافی نہیں۔ ایشیا کے لوگوں اور یورپ کے لوگوں کو بھی اُس مسیح کی ضرورت ہے جو ہماری خاطر غریب بنگیا۔ تاکہ اُس کی غریبی سے ہم دولتمند کئے جائیں۔ جس کے لئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہ تھی۔ جو حلیم اور فروتن تھا۔ جس نے اپنے آپ کو خالی کر دیا۔ اور خادم کی صورت اختیار کی اور صلیبی موت گوارا کی اور ہم سب کو یعنے یورپ والوں اور ایشیا والوں کو بھی وہ مسیح درکار ہے۔ جسے خدا نے سربلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ جو بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے۔ جس کو آسمان اور زمین کا کل اختیار دیا گیا اور جس کے سر پر بہت سے تاج ہیں۔ پس ہمیں پورا مسیح درکار ہے۔

(۵) ہمیں دائمی اور بے تبدیل اور لازوال مسیح کی ضرورت ہے۔ نہ کہ تبدیل پذیر مسیح کی۔ اگر مسیح ایشیا میں رہ کر ایشیائی مسیح ہوتا اور یورپ میں رہ کر یورپی مسیح بنجاتا تو ضرور اس میں تبدیلی واقع ہوتی اور کامل نہ رہتا اور ہمارا کامل نجات دہندہ نہ ہو سکتا۔ لیکن جب مسیح کو ہم مانتے ہیں اُس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ البتہ اُس کی بشریت کے دنوں میں اُس کی انسانیت کے متعلق تبدیلی واقع ہوئی۔ لیکن اب ہم مسیح کو جسمانی حیثیت سے نہیں جانتے "سرفراز کئے ہوئے مسیح میں تبدیلی نہیں۔ وہ کل اور آج اور ابد تک یکساں ہے۔ اور ایسا ہی ہونا بھی چاہیے۔

آپ کے مضمون میں ایک اور غلط خیال ہے جسکو جتلا دینا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ وہ یہ ہے آپ نے لکھا کہ جب مسیح کو اقوام یورپ کے تختوں پر متمکن پایا جاتا ہے تو ہم ایشیائی خصوصاً ہندوستانی محکوم بندے اُسے ایسے جاہ و جلال کی حالت میں دیکھ کر ہرگز کہہ نہیں سکتے کہ یہ یسوع مسیح ہمارا یسوع مسیح ہے۔ کیونکہ ہم اُس تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ وہ ہم تک پہنچ سکتا ہے" میں عرض کرتا ہوں کہ آپ ایسا بے جا خیال نہ کریں۔ اور مسیح کی عظمت کو اس قدر نہ گھٹائیں مسیح خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھ کر اور باپ سے آسمان اور زمین کا کل اختیار پا کر اور شہنشاہوں کا شہنشاہ ہو کر رہا ہی ہے اور ہمیشہ تک ویسا ہی رہیگا۔ جیسا کہ وہ زمین پر تھا وہ دنیا کے شہنشاہوں کی مانند نہیں کہ اُس کی شان و شوکت اور جاہ و جلال دیکھ کر ہم اس سے ڈریں یا یہ سمجھیں کہ وہ ہم غریبوں اور محتاجوں کا مسیح نہیں ہو سکتا۔ اُس کی عظمت تو سب سے زیادہ یہی بات

بس ہے کہ وہ مسکین اور محتاج پر ترس کھاتا اور محتاجوں کی جان بچالیتا۔ اور ان کی جانوں کو ظلم اور غضب سے بچالیتا۔ پس جب ہمارا ایک ایسا بڑا سردار کاہن ہے جو آسمانوں سے گذر گیا۔ یعنے خدا کا بیٹا یسوع۔ تو آؤ ہم اپنے اقرار پر قائم رہیں۔ کیونکہ ہمارا ایسا سردار کاہن جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے۔ بلکہ ساری باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا۔ تاہم بے گناہ رہا پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے ؛

(۶) پس ہم سب کو ایشیا والوں اور یورپ والوں کو انگریزوں اور ہندوستانیوں کو ایک ہی مسیح درکار ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم بھی اصل میں سب کے سب ایک ہیں۔ ظاہری باتوں میں کچھ فرق ہو تو ہو۔ لیکن ہماری روحانی حاجتیں ایک ہی ہیں۔ ہم سب کے سب گنہگار ہیں۔ خدا کے غضب تلے ہیں۔ ہلاکت کے خطرہ میں پڑے ہیں۔ ناپاک ہیں۔ کمزور ہیں۔ مصیبت زدہ ہیں گناہ کے غلام بنگئے ہیں۔

پس ہم سب کو ایک ہی مسیح کی ضرورت ہے۔ ایک ایسے مسیح کی ضرورت ہے جو گناہ سے ہم کو بچاوے۔ موت سے ہم کو رہا کرے۔ ہم کو زندگی دے۔ ہماری آنکھوں سے آنسو پونچھ دے۔ ہمارے دلوں کو پاک کرے۔ خدا کے ساتھ ہمارا میل ملاپ کروائے اور ہم کو خدا کے فرزند بنا کر ابدی جلال اور خوشی میں شامل کرے۔ ہم کو انسان کے مقرر کئے ہوئے مسیح کی نہیں بلکہ خدا کے مقرر کئے ہوئے مسیح کی ضرورت ہے ہمیں خیالی مسیح نہیں بلکہ حقیقی مسیح درکار ہے۔ قومی مسیح نہیں بلکہ عالمگیر مسیح درکار ہے۔ جزوی نہیں بلکہ پورا اور کامل مسیح درکار ہے۔ تبدیل پذیر مسیح نہیں۔ بلکہ دائمی اور بے تبدیل اور لازوال مسیح درکار ہے۔ اور ہم سبھوں کو خواہ ایشیائی ہوں یا یورپی ایک ہی مسیح درکار ہے۔ آپ کا خادم :-

ایچ۔ سی۔ ویلی۔ سہارنپور۔

مالابار کے مسلمان شدہ ہندوؤں کی شدھی

موپلا فساد کے وقت میں مالابار کے بہت سے ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنایا گیا تھا۔ اب ان کو بڑی دقت پیش ہے۔ وہ نام کے مسلمان ہیں اور ان کی ذات ٹوٹ چکی ہے۔ واپسی کی شرطیں بھی بڑی مشکل ہیں۔ بعض مسلمان تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر کوئی اپنا دین چھوڑے اور کافر ہو جاوے تو کفر کی سزا موت ہونی چاہیے۔ کالیکٹ میں ایک مجلس بیٹھی جس میں بڑے جوش و خروش سے یہ باتیں پیش ہوئیں کہ اگر کوئی واپس اپنے مذہب میں پھرا چاہے تو وہ کیا کرے یہ فیصلے خالی از دلچسپی نہ ہونگے۔ بیرونی طور پر تو توبہ کرنے اور واپسی کی خواہش کے بھی درجے ہیں۔ اس کی سزائیں بھی کم و بیش ہیں۔ جن ہندوؤں کی بودیاں کٹ چکی ہوں اور جنہوں نے کلمہ پڑھا ہو اور عورتیں جن کے کان چھیدے گئے ہوں اور جنہوں نے موپلوں کی چوڑیاں پہنی ہوں یہ پانچ گاویہ اگر تین روز تک لگاتار کسی مندر میں جاکر کھاویں۔ اور تنہا اپنے دان کریں۔ اور شو دیوتے کا نام روزانہ تین دفعہ ہر دفعہ میں تین ہزار دفعہ لیویں تو معاف ہونگے (پنچ گاویہ کیا ہے۔ متھوک۔ گوبر۔ دودھ پانی وغیرہ) اور تین ہزار دفعہ شو نارائن کا نام جپے وغیرہ۔ اور اگر رشتہ داری یا ختنہ وغیرہ کرا لیا ہو تو صرف اتنا فرق ہوگا کہ تین دفعہ کے بجائے دن میں ۱۲ دفعہ۔ ہر ایک دفعہ میں تین ہزار دفعہ دیوتاؤں کا نام جپا جائے۔ اگر کسی موپلے کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کسی ہندو نے کھایا ہو تو یہ بڑا بھاری گناہ سمجھا گیا ہے ایسے شخص کو چاہیے کہ ایک سیتو میں اپنے پاپ دھو ڈالے اور دن میں بارہ ہزار دفعہ دیوتاؤں کا نام جپے۔ اور کسی مندر کے پنڈت سے سرٹیفکیٹ حاصل کرے۔ پانچ گاویہ کا استعمال ۴۰ دن تک کرے۔ اگر کسی شخص نے جرائم بالا کے سوا کوئی اور قصور کیا ہو تو اُسے چاہیے کہ پانچ گاویہ کا استعمال ۱۲ روز تک کرے اور دیوتاؤں کے نام دن میں ۱۲ ہزار دفعہ دہرائے۔

یہ عجب معاملہ ہے کہ بظاہر نئے مسلمان ہندو صاحب کے لئے ہندو مذہب میں واپس لینے کی طریق مذکور میں راہ کھول گئی ہے۔ پر درحقیقت جبراً مسلمان کئے ہوئے ہندوؤں کو واپس آنے سے روکا گیا ہے۔ اچھا تو یہی تھا کہ یہ ہندو جو کلمہ پڑھ چکے تھے اب اسلام میں پڑے رہتے۔ اور پانچ گاویہ کھانے پینے سے بچ جاتے پر اس پر بھی بعض کلمہ گو ہندو مذکورہ بالا شرائط پر عمل کرکے ہندو بن گئے ہیں۔

راولپنڈی میں حیرت انگیز اموات

زر اشان کو مسٹر لطر باز کے ساتھ کمال ہمدردی ہے۔ دعا ہے کہ خداوند اپنے خادم کو صبر و تسلی بخشے۔ آمین۔ ایڈیٹر۔

تکیہ بر دنیا نشاید کرد و دل بر وے نہاد
کاسماں گاہے بہ بہرست اے برادر گہ بکیں

یوں تو زیر فلک نیلگوں بنی نوع انسان کو دنیا کی بے ثباتی اور ناپائداری کا ثبوت آئے دن ملتا رہتا ہے مگر بعض اوقات انسان کی موت ایسے حیرت افزا طریق پر واقع ہوتی ہے۔ کہ عقل اس میں دنگ رہ جاتی ہے اور سننے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور انگشت بدندان عالم حیرت میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ ماہ اکتوبر ۱۱ تاریخ ۱۹۲۲ء بوقت ۲ بجے دن کے راولپنڈی میں دو اموات ایک ہی مسیحی خاندان میں اس طرح کی واقع ہوئی ہیں کہ سننے والے عالم سکوت میں رہ جاتے ہیں۔

یقین واثق ہے کہ ناظرین با تمکین مسٹر ولیم نظر باز کے نام نامی وبا گرامی سے بخوبی واقف ہونگے۔ یہ وہی نظر باز صاحب ہیں جو موضع حسن ابدال میں چند سال تک خدمت الٰہی میں مصروف رہ کر اپنی خدمات کو بڑی جانفشانی اور عرقریزی کے ساتھ انجام دیتے رہے ہیں دریں ایام بوجہ انقلابات زمانہ راولپنڈی میں ہوم مشن کی جانب سے تبلیغی خدمت پر مامور ہیں۔ مذکورہ بالا اموات انہیں کے خاندان میں ظہور پذیر ہوئی ہیں ان کے دو فرزند جو عین عالم شباب میں تھے اس جہان فانی سے اُس عالم جاودانی کو سدھارے ہیں جہاں رنج و محن کا نام و نشان نہیں اور اپنے عمر رسیدہ والدین و دیگر عزیز و اقربا کے لئے داغ مفارقت چھوڑ گئے ہیں +

انتقال اول۔ جارس ولیم صاحب مذکور کا صاحبزادہ تھا۔ قریباً ۱۲ بجے دن کے یہ نوجوان بازار سے گھر واپس آیا۔ کامل صحت کی حالت میں تھا۔ کسی قسم کا عارضہ اس کو لاحق نہ تھا۔ کمزوری و نقاہت کے آثار اس کے چہرے پر ہرگز نمودار نہ ہوتے تھے۔ اس کے والد نے اُسے ایک مسیحی کو بلانے کے لئے بھیجا۔ اس مسیحی کا گھر بہت ہی قریب تھا۔ جب کچھ دیر ہوگئی تو گھر والوں کو تشویش دامنگیر ہوئی۔ اس کا بھائی وجۂ تاخیر دریافت کرنے کے لئے گھر سے روانہ ہوا۔ جب ایک جگہ پہنچا تو چند اشخاص کو فراہم پایا۔ قریب جاکر کیا دیکھتا ہے کہ اس کا اپنا عزیز بھائی زمین پر سرد پڑا ہے۔ روتا پیٹتا گھر کی جانب روانہ ہوا۔ اور اپنے والد بزرگوار کو چھاتی پیٹ کر اس واقع جانکاہ اور اندوہگیں سے مطلع کیا۔ یہ سنتے ہی مسٹر نظر باز اس جگہ کی طرف دوڑے جہاں اُن کا فرزند دلبند پڑا تھا۔ وہاں پہنچکر اپنے لخت جگر کو گلے سے لگایا۔ لیکن وائے حسرتا! اس کی روح قفس جسد سے پرواز کر گئی تھی۔ لاش کو اٹھا کر گھر میں لائے عزیز و اقارب کے درمیان آہ و نالہ کا نعرہ بلند ہوا۔

انتقال ثانی۔ صاحب مذکور کی ایک دختر ربقہ ولیم عمر ۱۶ سال چند ماہ سے بستر رنجوری پر پڑی تھی۔ آہ و زاری کی آواز سن کر گھبرا اٹھی اور غم و الم کی وجہ دریافت کی۔ جب معلوم ہوا کہ اس کا عزیز بھائی آناً فاناً کوچ کر گیا ہے تو رنج و محن کی طغیانی نے اُس کے کمزور و نحیف دل پر زور مار کر اُس کو پاش پاش کر دیا۔ چند لمحوں کے بعد وہ بھی جاں بحق تسلیم ہوئی۔ اور اپنے عزیزوں کے غم کو دوبالا کر دیا۔ اور گھر جو چند منٹ پیشتر کمال امن و امان کی حالت میں تھا ماتم کدہ بن گیا۔ بقول شاعر؎

زمانہ کا کچھ نہیں ٹھکانہ: ابھی یہ کیا تھا ابھی یہ کیا ہو
یہاں تو رہتا ہے آنا جانا ابھی یہ کیا تھا ابھی یہ کیا ہے

اس مرحوم لڑکی کے بارے میں چند سطور برائے ملاحظہ پیش ناظرین ہیں۔ امید ہے کہ بہتوں کی روحانی تقویت کا موجب ثابت ہونگی۔ مرحوم کے والد بزرگوار سے معلوم ہوا کہ باوجود سخت تکلیف میں رہنے کے وہ سدا خوش و خرم رہتی تھی اور ہمیشہ تسلی و تشفی کی باتوں سے اپنے عزیزوں کے غم کو دور کیا کرتی تھی۔ اور ان کو زبور اور روحانی گیت گانے پر مجبور کیا کرتی تھی اور یہ بھی اکثر اُس کے منہ سے سنا جاتا تھا کہ میں اپنے عزیز خداوند یسوع مسیح کی ملاقات کیلئے تیار ہوں۔ فوت ہونے سے پہلے پاک رفاقت میں حصہ لینے کی درخواست کی اور پادری جیمز صاحب کے ہاتھ سے عشاء ربانی لی۔

راولپنڈی کے تمام مسیحیوں کو ان جوان اموات کا از حد قلق ہوا اور سب خورد و کلاں نے کمال ہمدردی ان مرحوموں کے لواحقین کے ساتھ ظاہر کی۔

آخر میں قارئین کرام سے التماس ہے کہ ان مرحوموں کے عزیزوں اور پسماندگان کے لئے دعا کریں کہ خداوند کریم اپنے بڑے فضل و کرم سے انکو صبر جمیل عطا فرمائے۔

الراقم۔ ورشن فیتق (گارڈن کالج راولپنڈی)

ایک خوفناک بھونچال سے ایک ہزار جانوں کا نقصان

چلی میں جو خطرناک بھونچال آیا ہے اُس سے ایک ہزار کے قریب اشخاص مر گئے یا غرق ہو گئے اور کئی ہزار خانہ ویران ہو گئے۔ سمندر کی لہر ۲ سو میل تک چڑھ آئی (رعام)

بولشویکوں کی جبری بھرتی

اگرچہ بولشویکوں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ دنیا میں قومی حکومت کا خاتمہ کیا چاہتے ہیں۔ بولشویک حکومت کے تازہ حکم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُن کا یہ دعویٰ محض نمائیشی ہو سوویٹ نے مملکت روس میں حال ہی ایک حکم جاری کیا ہے کہ ۲۰ سال کی عمر تک کے تمام تندرست آدمی فوج میں بھرتی ہو جائیں اور پیدل و توپخانہ میں ڈیڑھ سال سواروں میں اڑھائی سال اور ہوائی فوج میں ساڑھے چار سال رہ کر فوجی تعلیم حاصل کریں۔

حکومت بولشویک کے اس حکم پر امید کی گئی ہے کہ روس میں دو کروڑ نوجوان آدمی بھرتی ہو جائینگے۔ (ر)

حکومت انگورہ اور قسطنطنیہ میں کشمکش

تازہ آمدہ خبریں مظہر ہیں کہ حکومت انگورہ نے قسطنطنیہ میں اپنی گورنمنٹ قائم کر لی ہے اور رفعت پاشا گورنر قسطنطنیہ نے حکومت قسطنطنیہ کا تمام کام بند کرنے کا حکم صادر کرتے ہوئے۔ اتحادیوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قسطنطنیہ کو خالی کردیں۔

اتحادیوں نے جیسا کہ اس سے پہلے لکھا جا چکا ہے قسطنطنیہ کو سر دست خالی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ مزید براں یہ خبر بھی دی گئی ہو۔ کہ بابعالی نے تخت سے دست بردار ہونے سے مجبوری ظاہر کی ہے۔ اور باوجودیکہ سلطان تخت سے دست برداری کا عام مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اور خلیفۃ المسلام تخت چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ خبر بھی شائع ہو چکی ہے کہ سلطان اور ولیعہد کی

حفاظت کی ذمہ داری اتحادیوں نے لے لی ہے جس کا صاف مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ سلطان ٹرکی تخت سے دست بردار نہ ہونگے اور حکومت انگورہ اور قسطنطنیہ کی موجودہ کشمکش طول کھینچیگی۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ سلطان ٹرکی کا آخری فیصلہ کیا ہوگا۔ آثار ایسے نظر آتے ہیں کہ اگر دونوں حکومتوں کے تعلقات اسی طرح کشیدہ رہے تو ممکن ہے کہ اس کا انجام بہت برا ہو۔ (ر)

پنجاب کورٹ فیس بل پاس ہوگیا

کورٹ فیس کے دوچند کرنے کا مسودہ قانون پنجاب کونسل میں پاس ہوگیا۔ یعنی آیندہ دیوانی دعوے کرنیوالونکو بجائے ۱/۲ روپے کے ۵ روپے فیصدی کا اشٹامپ لگانا ہوگا۔ اگرچہ آخر میں یہ بھاری بوجھ کمبخت قرضدار کے ہی سر پڑیگا۔ مگر اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس سے ۲۵ لاکھ کی آمدنی بڑھ جائیگی۔ لالہ گنپت رائے نے ترمیمیں پیش کیں۔ مگر ایک بھی منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ راجہ نریندر ناتھ مولوی محرم علی چشتی اور چند دیگر غیر سرکاری ممبران بھی اس کے حق میں تھے۔ سید محمد حسین نے مخالفت کرتے ہوئے یہ دلیل پیش کی کہ جس طرح ڈاک کا محصول بڑھانے سے الٹا نقصان ہوا ہے اسی طرح کورٹ فیس کے اضافہ کا نتیجہ ہوگا۔ اور چونکہ یہ فیس بہت زیادہ ہے اس لئے عدم تعاونیوں کو پبلک میں زیادہ ہر دلعزیزی حاصل ہوجائیگی آخری دلیل اگرچہ گورنمنٹ کے لئے بڑی موثر ہوتی۔ مگر سرجان مینارڈ نے کچھ پرواہ نہیں کی۔ اگر ہمارا خیال غلط نہیں تو تحریک عدم تعاون کے لئے یہ قانون ایک نعمت غیبی ہوگا۔ کیونکہ اس سے مقدمہ بازی ضرور کم ہوگی اور لوگ پنچایتوں کی طرف رجوع لانے پر مجبور ہونگے۔ (ر)

ایشیائے کوچک کے دو فرانسیسی سفیر قسطنطنیہ پہنچ گئے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ کمالیوں نے انہیں وہاں سے نکال دیا ہے۔ گذشتہ ہفتہ میں بروسا میں فرانسیسی سفارتخانہ توڑ دیا گیا تھا۔ (ر)

چونگی کا نیا طریق

لاہور میونسپلٹی نے چونگی کا یہ نیا طریق نکالا ہے کہ مال تجارت پر خواہ وہ ڈاک کے ذریعہ ہی آئے۔ چونگی لی جایا کریگی۔ اس جدید طریق سے لاہور کے تجارت پیشہ اصحاب میں سخت سنسنی پھیل گئی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اگر یہ طریق بند نہ ہوا تو کئی لوگ ہجرت کر جائینگے اور ستیہ آگرہ ہوگا۔ (ر)

ایک اطالوی سے وایسرای کی ملاقات

ملاقات کی کیفیت اخبارات میں غلط شائع ہوئی ہے۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔

گورنمنٹ ہند کی توجہ اخبار بسوراجیہ میں شائع شدہ دو مضامین کی طرف دلائی گئی ہے۔ جو اطالوی اخبار "لسٹ ٹامپا" سے نقل کئے گئے ہیں۔ ان مضامین میں اس ملاقات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جو بیان کیا جاتا ہے کہ وایسرائے نے میجر ارنولڈ سیپولا سے کی۔ گورنمنٹ نے تحقیق کر لیا ہے کہ اخبار نویس مذکور کے ساتھ باقاعدہ کوئی ملاقات نہیں کی گئی۔ اگرچہ وائسریگل لاج میں اُس نے کھانا کھایا تھا۔ اور بعد ازاں اس کی ہز ایکسلنسی سے مختصر گفتگو بھی ہوئی تھی۔ مہاتما گاندھی کی نسبت ان مضامین جو خیالات منسوب کئے گئے ہیں۔ وہ بالکل بے بنیاد ہیں۔ ایسے خیالات کا کبھی اظہار نہیں کیا گیا۔ لارڈ ریڈنگ کی عمر کے متعلق بالعموم اور دیگر ملکی امور کے متعلق بالخصوص جو کیفیت تحریر کی گئی ہے وہ بالکل گمراہ کن اور نادرست ہے۔ (ر)

کر ممسی نمبر کے بہت جلد مضامین ارسال کیجیے۔

انگلستان کے ۳۷ وزیر اعظم

مسٹر بونرلا کے جدید وزیر اعظم برطانیہ مقرر ہونے پر ایک اینگلو انڈین اخبار نے برطانیہ کے سابقہ وزرائے اعظم کی نسبت بعض دلچسپ معلومات فراہم کی ہیں۔ جن کا ذکر موجودہ حالات جبکہ ولایت میں ایک عظیم حکومتی تبدیلی عمل میں آرہی ہے فائدہ سے خالی نہیں ہو سکتے۔

مسٹر بونرلا ولایت کے سینتیسویں وزیر اعظم ہیں۔ کیونکہ گذشتہ ۲۰۰ سال کے عرصہ میں جب سے کہ یہ عہدہ قائم ہوا ہے۔ ۳۶ اصحاب اس پر مامور رہے ہیں گو ان میں سے بعض کو ایک سے زیادہ موقعوں پر وزارت کا قلمدان ہاتھ میں لینے کا موقع ملا ہے۔

ان ۳۶ وزرائے اعظم نے ۵۲ گورنمنٹوں کی لیڈری کی ہے ایک کو چار بار یہ عہدہ حاصل ہوا ہے ۲ کو تین بار اور ۹ کو دو بار۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ درجہ اوسط میں ہر ایک وزیر اعظم نے ۵ ۱/۲ سال حکومت کی۔ اگرچہ مسٹر لائڈ جارج کی ۶ سالہ حکومت اس اوسط سے بڑھی ہوئی ہے۔

سب سے پہلا وزیر اعظم برطانیہ سر رابرٹ والپول تھا اور سب سے کم عمر ولیم پٹ اور جس نے سب سے زیادہ مرتبہ حکومت کی وہ گلیڈسٹون تھا۔

ان ۳۶ وزرائے اعظم میں سے ۳۰ انگلستان کے رہنے والے تھے۔ دو سکاٹ لینڈ کے ۳ آئرلینڈ کے اور صرف ایک یعنی مسٹر لائڈ جارج ویلز کے۔

ان میں سے ۱۲ لبرل تھے۔ ۱۴ کنسرویٹو اور ایک ایسا جس نے دونوں صورتوں میں گورنمنٹ کی لیڈری کی سابق وزرائے اعظم میں سے اس وقت ۴ زندہ ہیں۔ مسٹر بالفور۔ لارڈ روزبری۔ مسٹر لائڈ جارج اور مسٹر اسکوتھ۔ (پیغام صلح)

ایک غلط بیانی کی تردید۔ ایک سرکاری

اعلان مظہر ہے امرتسر کے اخبار گرگج اکالی مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۲۲ء میں ایک بیان شایع کیا گیا تھا کہ سپاہی اجاگر سنگھ ۵۴ سکھ پلٹن کو کرپان پہننے کے جرم میں ۹ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ اس بیان کے متعلق تحقیقات کی گئی۔ اور تصدیق ہوئی ہے کہ سپاہی اجاگر سنگھ نمبر ۲۰۴۵ کو کورٹ مارشل کے ذریعہ ۲۶ جولائی کو زیر دفعہ ۳۰ قانون افواج ہند بغیر کافی وجوہات کے رخصت پر زیادہ دیر رہنے اور رخصت ختم ہونے کے بعد مقررہ تاریخ پر حاضر نہ ہونے کے جرم میں ۹ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی تھی اور اسے ملازمت سے برطرف کر دیا گیا تھا۔ اس سپاہی کو کرپان کے لئے نہ ہی سزا دی گئی اور نہ ہی اس کے خلاف مقدمہ چلایا گیا۔ ایڈیٹر گرگج اکالی کو صحیح خبر شایع کرنے کی دعوت دی گئی مگر اسکو جو چٹھی اس معاملہ کے متعلق لکھی تھی وہ پنجاب سیکرٹریٹ میں واپس آگئی ہے۔

نورافشاں کا کرسمس اور نوروز نمبر

شکر کا مقام ہے کہ ترقہ دن کے لئے ۱۹۲۲ء بھی گذر گیا۔ صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ وہ بھی گیا سمجھو اس لئے ہم نہایت ادب سے مسیحی شعرا اور نورافشاں کے نامہ نگاروں اور دیگر انشا پردازوں کو یاد دلاتے ہیں کہ اخبار نورافشاں کا کرسمس اور نوروز نمبر آیا۔ اس کے اوراق آپ کے کلام و پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے ابھی سے آپ کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ آپ بھی ابن اللہ کی آمد کی خوشی میں روشنیوں کو قلمبند کرنا ابھی سے شروع کریں ابھی سے کھلے آسمان کے نظارے دیکھیں۔ انہی سے آسمانی پیغامات لیں۔ نورافشاں آپ کا خادم ہے۔ اس کے اس نمبر کو نور علیٰ نور بنانے کے لئے کوشش فرمائیں۔

ایڈیٹر

پرہیزگاری کی باتیں

کیا تیز شراب اُن کے لئے نقصان دہ ہے جو اس کو استعمال کرتے ہیں۔ شاید اکثر لوگ تعجب کرینگے کہ حال کے روشن زمانے میں ایسا سوال کیوں کیا جاتا ہے۔ لیکن ہاں اب بھی چند لوگ ایسے ہیں جو شراب کو مضر خیال نہیں کرتے۔ ڈاکٹر چیلیے صاحب جو پہلے پارلیمنٹ کے شریک تھے وہ یوں کہتے ہیں کہ زندگی ایک گراڑی ہے جسم کے حصے آپس میں اور اپنے گرد کی چیزوں سے لڑتے ہیں۔ زندگی تندرستی اور باقاعدہ رہنے کو کہنا چاہیے۔ جہاں تک ہمارے جسم کے حصے آپس میں مل کے کام کرینگے۔ اور باقاعدہ رہینگے تو روزمرہ کا کام ٹھیک انجام پاویگا۔ شراب جسم کے متفرق حصوں میں میل کرنے نہیں دیتی۔ وہ جسم کے حصوں کی قوت کو کم کرتی ہے۔ جسم کی قوت کم ہونے سے بیماری ہم پر غالب آتی ہے۔ شراب جسمانی۔ دماغی اور اخلاقی قوتوں کو کم کرتی ہے اور بگاڑ دیتی ہے۔ وہ جو شراب سے بچتے ہیں دانشمند ہیں۔ لیکن نادان اُس کو عزیز رکھتے ہیں۔ سر ولیم گل۔ ایم۔ ڈی کہتے ہیں کہ میں اپنے تجربے سے کہہ سکتا ہوں کہ شراب ملک کے لئے بہت مضر ہے شراب سے ملک کے لوگوں کی تندرستی خراب ہو جاتی ہے۔ اور وہ کسی مقدار میں بھی بھلائی کا باعث نہیں ہے۔ شراب جسم کے حصوں کو خراب کر دیتی ہے۔ دماغ اور جسم دونوں کو بگاڑتی ہے۔ کثرت تعداد لوگوں کی شراب کے زہر کے باعث مرتے ہیں۔ لیکن لوگ اس کا بالکل خیال نہیں کرتے۔

ایک اشراف زادی انگلستان سے ملک امریکہ کو گئی یہ ایک مشہور عورت اپنی جماعت میں تھیں اور ملک امریکہ میں جاکر ایسے لوگوں میں رہیں جو شراب کی ممانعت کے قانون کے خلاف چلتے تھے۔ یہ اکثر بڑے شہروں میں رہتے ہیں جہاں پر قانون کی کم پرواہ کرتے ہیں۔ اور یہاں پر اکثر افسران قانون توڑنے والوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ چند عرصے تک لوگ بڑے جوش اور زور کے ساتھ شراب کے موقوف کرنے کی کوشش کرتے تھے چند ایسے ہوتے ہیں جو اس کوشش کی مخالفت کرتے۔ اس اشراف زادی نے جو کچھ دیکھا اُس سے نتیجہ نکالا کہ شراب موقوف نہیں ہوئی اور اس بات کو اخبار میں مشتہر کرایا۔ اس کے بعد امریکہ کی سرکاری رپورٹ تیار ہو کر چھاپی گئی۔ کہ شراب کے موقوف کرنے کا قانون کامیاب ہے۔ جب اس اشراف زادی نے اس رپورٹ کو پڑھا تو اس نے معلوم کیا کہ وہ غلطی میں تھیں۔ اور یہ غلطی ان لوگوں کے سبب سے ہوئی جن کے درمیان وہ جاکر ٹھہری تھیں بعد کو بڑی بہادری سے اپنی غلطی کو مان لیا۔ اور پھر اُس ہی اخبار میں لکھا کہ میں نے غلطی کی۔ اس اشراف زادی نے لکھ کر ثابت کیا کہ شراب کے موقوف کرنے کا قانون کامیاب ہے۔ ملک امریکہ کے قانون کو یقین ہے کہ اور ملک بھی قبول کرینگے۔

خبریں

مدراس ۱۷ نومبر کی خبر ہے کہ وہاں اس قدر بارش ہوئی کہ طوفانی صورت رونما ہو گئی۔ تھوڑے عرصہ میں دس انچ پانی برسا

رنگون ۱۰ نومبر کی خبر ہے کہ وہاں گداؤں کی گداگری بند کی گئی ہے۔ کئی گداؤں کو چودہ چودہ روز کی قید کی سزا دی گئی ہے۔ عمدہ علاج ہے۔

حضرت سلطان ٹرکی نے جس جنگی جہاز میں پناہ لی ہے۔ اس کا نام ملایا ہے وہ ۲۷۵۰۰ ٹن کا وزنی جہاز ہے۔

حضرت سلطان ٹرکی مالٹا کو روانہ ہو گئے ہیں



کمال مصطفےٰ پاشا نے سلطان کو حوالے کرنے کا مطالبہ کیا۔ پر اس کی سماعت نہیں ہوئی۔ یہ بھی خبر ہے کہ انگورہ اسمبلی نے حضرت سلطان ٹرکی اور ایکسمنسٹر پر مقدمہ چلانے کا ووٹ پاس کر دیا ہے۔

امرتسر ۱۷ نومبر کی خبر ہے کہ گورو کے باغ کی مشکل حل ہوگئی۔ رائے بہادر گنگا رام نے گورو کا باغ ۲۰۰۰ روپیہ سالانہ پر مہنت صاحب سے لیکر اکالی صاحبان کو دے دیا ہے۔ اور اکالی جتھوں کی گرفتاریاں موقوف کر دی ہیں یعنے گورنمنٹ نے مزاحمت موقوف کر دی ہے۔ اب اگر پنجاب گورنمنٹ ان اکالیوں کو رہا کر دیوے جو گورو کے باغ کے متعلق گرفتار ہوئے ہیں تو پس گورنمنٹ اور سکھوں میں ناراضگی کی پھر کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔

لاہور ۱۷ نومبر کی خبر ہے کہ سکھ گوردوارا بل بھی پاس ہوگیا ہے۔

مسٹر الیف۔ اے میچل ہیج نے جو گہرے سمندر میں مچھلی کا شکار کرنے والا ہے۔ ابھی حال میں ایک عظیم سمندری مچھلی پکڑی ہے جس کی لمبائی ۲۶½ فیٹ کی ہے اور اُس کا وزن ۲۴۰۰۳ پونڈ کا ہے۔ پورے چھ گھنٹے اُس نے اس سمندری دیو سے جنگ کی اور اکیلے نے جنگ کی۔ آخر اُس پر فتح پائی۔ دیگر مچھلیوں کا شکار جو اس نے ایک ہفتہ میں کیا ملا کر ۱۵۰۰۰ پونڈ مچھلی پکڑی۔ آجتک فرد واحد نے ایک ہفتہ میں اس قدر مچھلی نہیں پکڑی۔ یہ بحرالکاہل پنامہ کے قریب شکار مار آگیا ہے۔

برلن ۱۵ نومبر کی خبر ہے کہ جرمنی وزارت مستعفی ہوگئی ہے۔ ہر ورتھ اور اس کی وزارت کا استعفےٰ منظور ہوگیا ہے۔

برلن ۱۴ نومبر کی خبر ہے کہ جرمنی میں کالون اور ویسٹ چالیہ اور ڈسیلڈ آرف میں فساد رونما ہوئے ہیں۔ مفسدوں اور پولیس میں ٹاکرے بھی ہوئے اور پولیس نے مفسدوں پر گولیاں چلا کر اُن کو منتشر کیا اور لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں۔

سنٹیاگو نومبر ۱۴ کی خبر ہے کہ جو ابھی چند روز ہوئے چلی واقع امریکہ میں بھونچال آیا تھا وہ نہایت تباہی خیز ثابت ہوا ہے۔ اس کی حرکت قاہرہ کی رصدگاہ میں معلوم ہوئی تھی۔ مال وجان کے نقصان کا ابھی پورا اندازہ نہیں کیا گیا۔ صرف موضع ولیز میں ہی ۱۰۰۰ جانوں کے نقصان کا شمار ہوا ہے۔

لنڈن ۱۴ نومبر کی خبر ہے کہ انگلینڈ میں ہنوز ۱۳۶۰۰۰۰ بیکار پائے جاتے ہیں۔

صوبہ بمبئی میں ۱۹۲۱ء کے درمیان بمبئی کورٹ میں ۲۸۰۰۰ مقدمات کی سماعت ہوئی اور ۳۰۰۰۰ گواہوں کی شہادت لی گئی۔

ملک چلی میں جو بھونچال آیا ہے اُس نے ملک چلی کے کنارے کے شہروں اور گاؤں پر جو ۱۲۰۰ میل کے اندر تھے اپنی تباہی کا اثر ڈالا ہے یعنے انتوفگستا سے ولدیویا تک۔

لنڈن ۱۵ نومبر کی خبر ہے کہ انگورہ گورنمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ ٹرکی کو بالکل آزاد کیا جائے۔

لنڈن ۱۵ و ۱۶ نومبر کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ مشرق قریبہ کے تصفیہ کے لئے انگلینڈ اور اٹلی اور فرانس میں اتفاق ہوچکا ہے وہ سب طرح سے اس معاملہ کا تصفیہ کرنے کو تیار ہیں۔

ایتھنز ۱۴ نومبر کی خبر ہے کہ معزول وزرا پر مقدمہ چلایا جائیگا۔ عہدیدار گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ سخت بیوفائی کا الزام عائد کیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۶ نومبر کی خبر ہے کہ ملک چلی کے بھونچال میں ۱۸۰۰ جانیں مریں اور ۲۰۰۰ زخمی ہوئے ہیں برٹش گورنمنٹ نے ہمدردی کا تار بھیجا ہے۔

پٹنہ ۱۶ نومبر کی خبر ہے کہ بہاری عدم تعاونیوں کی کثرت رائے کونسلوں میں جانے کے خلاف ہے۔

مدراس ۱۷ نومبر کی خبر ہے کہ بنگلور سے خبر موصول ہوئی ہے کہ ٹیپور کے محمدی صاحبان ہندوں پر جا پڑے مارکٹائی خوب ہوئی۔ کئی ایک ہندو زخمی ہوگئے ہیں۔ دکانیں بند ہیں۔ لوگوں کا مال اور اُن کی جانیں غیر محفوظ ہیں۔ گورنمنٹ کی حفاظت کی سختی سے انتظاری ہو رہی ہے۔

ایک سرکاری اعلان ہے۔ والیسرائے کا ارادہ ہے کہ والیان ریاست کی کونسل کا آیندہ اجلاس دہلی میں ۵ سے ۱۰ فروری تک ہو۔

گورو کا باغ کی گرفتاریوں کے سلسلہ میں ایک سکھ سپاہی مان سنگھ بھی ست سری اکال کا نعرہ لگانے پر گرفتار کرلیا گیا۔

ملتان کی کوچہ بندیوں کے متعلق مقررہ شدہ جیوری نے اپنا فیصلہ سنا دیا۔ ۹۴ میں سے ۴۴ کوچہ بندیاں مسمار۔

۱۷ ہندو محلوں اور ۹۴ کوچہ بندیوں کے متعلق تحقیقات کی گئی۔ مسن یورپین ممبران جیوری نے ان کے انہدام کا فیصلہ دیدیا۔

ہندو ممبران جیوری نے اس مایوس کن اور غیر منصفانہ رپورٹ پر دستخط کرنے سے انکار کردیا۔

گورو کا باغ کی گرفتاریوں کی تعداد ۵½ ہزار سے تجاوز کرگئی۔ یہی حالت رہی تو گورو مہاراج جلد دس ہزار تعداد پوری کرینگے۔

فوجی سکھ پنشنروں کا دوسرا جتھہ بھی جس میں دو لنگڑے سکھ بھی تھے۔ اتوار کو گورو کے باغ کو گیا جو گرفتار کرلیا گیا۔

فوجی سکھ پنشنروں کا تیسرا جتھہ بھی گورو کے باغ کو جانے کو تیار ہو رہا ہے۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۲ سے آگے) کہ آپ کس دن اور کس گاڑی سے سہارنپور آئینگے۔ یاد رکھئے کہ اس دفعہ سنڈ کے سامنے ایسے ضروری اور بھاری مضمون ہیں۔ جن پر کلیسیا کی آئندہ بہبودی موقوف ہے۔ لہٰذا ہر روز درگاہ الٰہی میں سنڈ کے جلسے کے لئے دعا کیجئے۔

ششم۔ کون حاضر ہوں؟ ایلچیوں کا بلا وجہ حاضر نہ ہونا مناسب نہیں۔ کم از کم تین دن سنڈ کا اجلاس رہیگا۔

اے۔ رلا رام۔ میر محرر۔
ایوننگ کرسچن کالج الہ آباد۔

این۔ ایم۔ ایس نکوڑ فیلڈ

جن کو جس جس قدر نعمت ملی ہے وہ اُسے خدا کی مختلف نعمتوں کے اچھے مختاروں کی طرح ایک دوسرے کی خدمت میں صرف کریں۔ ۱۔ پطرس ۴: ۱۰۔

ناظرین چندہ ان دنوں این۔ ایم۔ ایس کے نکوڑ فیلڈ میں ہے۔ جہاں کہ ہمارے مہربان بزرگ پادری جے ڈبلیو ہیلپس صاحب این۔ ایم۔ ایس کے مشنری انچارج ہیں اور اس خدمت کو جو ان کے سپرد ہوئی ہے۔ اپنے باپ خدا کی خدمت جان کر کر رہے ہیں اور خدمت کا کام مسیحیوں اور غیر مسیحیوں خصوصاً چاروں اور بلہاروں کے درمیان کیا جاتا ہے۔ خدا کا شکر ہووے کہ اُس نے ہم کو ایک اور ایسا ہمخدمت عطا کیا ہے جو کہ آنریری طور پر اس خدمت میں شریک ہے جن کا نام بھائی جے۔ ایچ سنگھ ہے۔ جو کہ ہومیوپیتھک کے سند یافتہ ڈاکٹر ہیں۔ اور آپ نے سرساوہ میں جو کہ سہارنپور کا ایک قصبہ ہے ڈسپنسری کھول رکھی ہے۔ اور شام کے چار بجے تک عموماً ڈسپنسری میں کام کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد اپنی اس مختاری کے فرض کو ادا کرتے ہیں جو کہ اُن کو خدا باپ کی طرف سے ملی ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا آیت میں مرقوم ہے۔

۲۔ سرساوہ کی کلیسیا کی طرف سے ایک ریڈنگ روم بھی مذکورہ بالا قصبہ میں جاری کیا گیا ہے۔ جو کہ خدا کی خدمت کا ایک وسیلہ ہے۔ امید ہے کہ خدا ان ہر دو وسایل سے اپنا جلال ظاہر کریگا۔ گو یہ وسائل کمزور تو ہیں۔ مگر خدا کمزوروں کو زور آور بنا دیتا ہے۔ کیونکہ اُسکا ہاتھ قوی ہے۔ امید کرتا ہوں کہ تمام مسیحی بھائی جن کی نظر سے مذکورہ بالا بیان گذرے بھائی جے۔ ایچ سنگھ اور بھائی ایچ۔ ایم۔ داس کو جو کہ ریڈنگ روم کے انچارج ہیں اپنی دعاؤں اور اور طریقوں سے جن کی کہ خدا اُن صاحبان کو ہدایت کرے مدد کرینگے۔ تاکہ ہمارے مسیحی بھائیوں اور غیر مسیحیوں کا جو کہ ہمارے ہم وطن ہیں اور اکثر ان میں سے مفت علاج کے محتاج ہیں مدد بہم پہنچائی جائے۔ اور نیز ریڈنگ روم کے لئے مذہبی مفید کتب اور اخبارات کا بندوبست کیا جائے جیسے کہ رنگ محل مشن ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے بڑی مہربانی سے چند اُردو مسیحی اخباروں کو جو ان کی سکول لائبریری میں آتے ہیں۔ ہمارے ریڈنگ روم میں بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ تاکہ مسیحی کتب بینی سے یہاں کے تعلیم یافتہ غیر مسیحی بھائیوں کو نجات دہندہ کی پہچان حاصل ہو اور وہ اس کے قدموں میں آکر اپنے گناہوں سے مخلصی حاصل کریں۔

نیازمند۔ مسیحی مسافر۔ فخر الدین۔
نامرٹ۔ سرساوہ۔ ضلع سہارنپور یو۔ پی

مسیحی سٹوڈنٹ کیمپ بیاس

از دو تا پانچ نومبر ۱۹۲۲ء

یہ تو عموماً ہر ایک طلبا و ہر ایک مسیحی کو معلوم ہے کہ کالج کے طلبا سال بسال خداوند کی قربت اور روحانی خوراک کی خواہش سے ایک علیحدہ جگہ گوشۂ تنہائی پاتے ہیں۔ اس سال بھی حسب معمول کالجوں کے طلبا انہیں امور کو مد نظر رکھ کر بمقام بیاس گئے۔ یہ کیمپ ایک مدت سے جاری ہے اور اس کی موجودہ عمر تقریباً دس سال کی ہے۔ مگر اس قلیل عرصہ میں اس نے بہت نوجوانوں کو راہ راست دکھایا ہے اور بہت نوجوان اس سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ اول اول یہی کیمپ یو۔ پی کے طلبا پر ہی محدود تھا مگر اب صرف پنجاب کے طلبا کے لئے ہی محدود کر دیا گیا ہے۔

ہر سال ایک سکرٹری منتخب کیا جاتا ہے جو کہ تمام کام کرتا ہے۔ اس سال چوہدری عطا اللہ صاحب ہمارے سکرٹری تھے۔ اور اُنہوں نے بکمال خوبی اپنے کام کو سرانجام دیا۔ مگر اس سال گذشتہ سالوں سے ایک بہت بڑی تبدیلی وقوع میں آئی۔ یہ تو آپ پر بخوبی روشن ہے کہ یہ کیمپ اس تمام عرصہ میں محض لڑکوں کے لئے ہی تھا۔ مگر موجودہ سال اس کے برخلاف چند ایک مستورات بھی آئیں اور اُن کے ہمراہ مس ایڈورڈز پرنسپل کینیڈ کالج بھی تشریف لائیں اور ہم اُن کے نہایت ہی مشکور ہیں کہ اُنہوں نے اپنی موجودگی سے کیمپ کو عزت اور ہماری حوصلہ افزائی کی۔ علاوہ ازیں ہم مسز بہاری لعل رلیا رام کے بھی مشکور و ممنون ہیں کہ اُنہوں نے بھی ایک خاص دلچسپی لی ہے۔ ہمیں نہایت خوشی ہوئی کہ مس ایڈورڈز نے وعدہ کیا ہے کہ ہر سال اس تحریک کو قائم رکھنے کے لئے وہ کوشاں رہینگی سو ہم سکرٹری صاحب کو مبارک کہتے ہیں۔

اگرچہ مفصل طور پر تحریر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ مگر تاہم کچھ حصہ قلمبند کرتا ہوں تاکہ وہ لوگ جو اس کیمپ میں کسی سبب یا وجہ سے نہ آسکے معلوم کریں کہ ہم نے ان چند یوم میں کیا کیا۔ اس دروازے کی دہلیز کے اوپر پاؤں رکھتے ہی یہ سوال پیدا ہوتا ہے



کہ یہ کیمپ کیا ہے؟ اور یہ سب طلبا و دیگر اصحاب اپنے کاروبار کو بالائے طاق رکھ کر کیوں ایک ویرانہ میں چلے جاتے ہیں؟ اس تمام پر جناب بہاری لال رلیارام صاحب نے جنکو اس سال کے لئے کرسی صدارت پیش کیگئی تھی پہلی تاریخ کی شام کو انہیں سوالات پر غور و خوض کیا انہوں صاف کہدیا کہ بعض رعب داب سے لائے گئے ہیں بعض مجبوراً آئے۔ کئی آب و ہوا کی تبدیلی کے لئے اکثر کھیل کود اور تماشاؤں کے لئے اور وہ بہت کم ہیں جو کہ اصلی مقصد کو مدنظر رکھ کر آئے ہیں۔ انکا یہ کہنا بالکل بجا ہے پھر آنجناب نے اپنے لکچر کے آخیر میں اپنے معمہ کو حل کردیا اور کہا کہ کیمپ کا مقصد یہ ہے کہ ہم سب یکجان ہو کر گوشۂ تنہائی اور ایک جگہ میں جا کر اپنے خداوند یسوع مسیح پر غور کریں اور اسکی قربت حاصل کریں۔

(ناقل از کینیڈی ہال۔ لاہور)

دستور العمل نورافشان

سالانہ قیمت ہندوستان کے حدود کے اندر ۳/
" " غیر ممالک للعہ/

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ⅛ حصہ	۸/	۲/عہ	۲۲/عہ
چوتھائی کالم	۱۲/عہ	۲۲/عہ	۴/للعہ
نصف کالم	۲۲/عہ	۴/للعہ	۶/سعہ
پورا کالم	۲۴/للعہ	۶/سعہ	۱۰۰/
پورا صفحہ	۱۰۰/	۱۵۰/	۳۰۰/

سہ ماہ سے کم عرصے کے لئے ہرایک اندراج فی سطر ۲/ لیکن کسی اشتہار کے لئے ۱/ سے کم نہ لیا جائیگا

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم۔ اے منیجر نورافشان ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا +